

اللّٰهُ
عَلَيْهِ سَلَامٌ
وَالصَّلَاةُ
وَالصَّلَاةُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ
كُلِّ مُحْسِنٍ فِي كُلِّ أَمْرٍ

أَقْلَمُ الْأَمَامِ الْمَنَظَرَيْنِ صَلَواتُهُ فِي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

اداره اشاعت العلوم لاہور پاکستان

شیر

نام کتاب _____ الصلوٰۃ واسمہ مع خیر الامام فی کس عمل دینی کس آن۔
 مصنف _____ امام المناظرین حضرت مولانا سونی محمد اللہ وبارک اللہ تعالیٰ علیہ۔
 اشاعت _____ چہارم۔
 تعداد _____ اشاعت اول تا سوم پانچ ہزار (۵۰۰)۔
 چہدم پانچ ہزار (۵۰۰)۔
 ناشر _____ ادارہ اشاعت العلوم دکن پورہ لاہور۔
 جزیہ _____ ایصال ثواب بحق مکتبہ سونی محمد اللہ وبارک اللہ تعالیٰ علیہ۔

ادب
 دُعائے خیر بحق معاونین ادارہ
 طے کاپتہ

- (۱) ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ دکن پورہ لاہور۔ پاکستان۔
 (۲) ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور۔ پاکستان۔

WWW.NAEFISLAM.COM

نوٹ

بیرونجات کے حضرات مبلغ دو روپے کے ٹاک ٹکٹ بیچ کر مذکورہ بالا جگہوں
 سے صحت حاصل کریں۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پیش منگی	۴
۲	اذان سے قبل تلوذ بسم اللہ و سلاۃ و سلام پڑھنا ناجائز اور منوع ہے۔	۴
۳	اعتراض نمبر ۱	۵
۴	الجواب	۵
۵	دلیل اقل قسداں پاک	۵
۶	دلیل ثانی - حدیث شریف	۶
۷	اعتراض نمبر ۲	۶
۸	الجواب	۷
۹	امیر مقب کا منکر کا قربے	۸
۱۰	عبداللہ بن ہارثی غلط سمجھ سوری عرب کا فتویٰ	۸
۱۱	اسناد حدیث پر مبنی روایت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جرح کا ماحول	۸
۱۲	اہل علم کا عمل حدیث کی صحت پر دیسل ہوتا ہے۔	۹
۱۳	مؤلفین کے متب موضوعات کا عمل	۹
۱۴	اعتراض نمبر ۳	۱۰
۱۵	جواب	۱۰
۱۶	اعتراض نمبر ۴	۱۰
۱۷	جواب	۱۰
۱۸	اعتراض نمبر ۵ مانع کی ایک اور بڑ	۱۱
۱۹	جواب	۱۱
۲۰	اعتراض نمبر ۶	۱۲

سفر نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۲	جواب	۲۱
۱۲	مفتی محمد شفیع دیوبندی فرماتے ہیں۔	۲۲
۱۲	مخالفت کو بالآخر ہماری بات تسلیم کرنی پڑی	۲۳
۱۲	اعتراض نمبر ۱	۲۴
۱۲	جواب	۲۵
۱۲	کثرت سے پڑھنے کی حقیقت	۲۶
۱۲	مخالفت کی اس بات کا جواب کہ تکرار صلوٰۃ و سلام آیت مستدرک کا اقتضاء نہیں	۲۷
۱۵	علامہ سیستانی جہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں۔	۲۸
۱۵	صاحب مدارک شریف فرماتے ہیں۔	۲۹
۱۵	صاحب کشف مکتے ہیں	۳۰
۱۵	علامہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان	۳۱
۱۵	تفسیر مظہری میں ہے	۳۲
۱۶	علامہ کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔	۳۳
۱۶	امول فقہ کے ماہر علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں	۳۴
۱۶	نت	۳۵
۱۶	فییمہ	۳۶
۱۶	حکیم صاحب کالقب و اعتراض نمبر ۱	۳۷
۱۶	جواب	۳۸
۱۸	حکیم صاحب کالقب و اعتراض نمبر ۲	۳۹
۱۸	جواب	۴۰
۱۸	پھر فرماتے ہیں	۴۱

سفر نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۹	حکیم معصوم کا مقررہ سفر اور اس کی حقیقت	۳۲
۲۰	ابن الحاج مائیک فرماتے ہیں	۳۳
۲۰	مجلس الامار میں ہے	۳۴
۲۰	جواب	۳۵
۲۱	تیسرے	۳۶



پیش لفظی

بعض جہلانے اذان سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ
سلام پڑھنے کی مخالفت میں ایک طوفان بد تمیزی پیدا کیا ہوا ہے
یہاں تک کہ اسی گرد نے لاہور کے ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان
”اذان سے قبل تعویذ بسم اللہ و صلوٰۃ و سلام پڑھنا ناجائز اور منوع ہے۔“

جس کے جواب میں فقیر نے ایک کنڈنا اشتہار شائع کیا جس میں مندرجہ بالا
اعمال کو جائز اور سنون ثابت کیا۔ یہ اشتہار لاہور سے کراچی تک پھیلا
گیا جس کا جواب منکرین سے آج تک دین سکا صرف لاہور کے ایک دیوبندی
مولوی عبدالرشید نے اس سلسلہ پر تحریر اُلفت و شنید شروع کی جس کا
سلسلہ بند ہونے پر اُس گٹھ جو بھارت زوالہ ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے۔ تاکہ
اہل سنت منکرین کے مبلغِ علم کا اندازہ کر سکیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

محمد الشہد قنا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اما بعد مانع کتابت۔

اگر اس ٹیبلٹ پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس اذان کی تعلیم دی ہے اس میں اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ کرام تابعین تبع السابین رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی جو اذان عالم اسلام میں ہوتی تھی۔ اس میں کہیں اس کا شریح نہیں ملتا۔ نیز ہم امام اعظم ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدہ ہیں۔ ان سے بھی اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام بلند آواز سے پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام بلند آواز سے پڑھنے کی بدعت کافی عرصہ بعد ایجاد ہوئی ہے۔ چونکہ ہم حنفی اہل سنت و جماعت ہیں اس لیے ہمیں سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی اتباع اور پیروی میں اذان ٹیک اسی طرح دینی چاہیے جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس طرح عملاً اذان دیتے رہے۔

الجواب | محترم کا یہ دعویٰ سہ گز نہیں کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم یا حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہر اس سوتیل اور عل میں جہاں کوئی مانع شرعی نہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا مستحب ہے اور اس عقاب میں کسی قسم کی کوئی قید بھی نہیں کہ سر اڑھے یا پہر اہر طرح سے عامل عند اللہ ماجر ہے۔ اولاً شریعہ چاروں میں قرآن مجید احادیث شریفین، اجماع، قیاس۔ جب کوئی مسئلہ چاروں میں سے کسی ایک دلیل سے ثابت ہو جائے اس پر عمل کرنے میں کوئی قیامت نہیں۔

اس پر مختصراً کہ قبل از اذان بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا اولہ شرعیہ سے ثابت ہے یا نہیں۔

دلیل اول قرآن پاک | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**

۶
اسے ایمان والہ نبی پر درود بھیجوا اور شرب سلام کہو۔

فرمانِ خداوندی میں زمان و مکان سرحدہر کی کوئی قید نہیں، لہذا ایماندار جہاں بھی جس طرح بھی صلوٰۃ و سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت پائی جائے گی۔

دلیل ثانی بحديث شریف اَنْ اَمْرِي بِالْاَيِّدِمْ قَيْدُ بَعْضِ الشُّعُوْبِ اَلصَّلٰوةِ عَلٰى
فَمَنْ اَقْبَعَ اَبْتَرُ مَفْعُوْقٍ مِنْ صَلٰةٍ بِرُكْعَةٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اچھا کام جس کی ابتداء محمدی تعالیٰ اور محمد پر درود شریف سے نہ کی جائے وہ ناقص اور ہر قسم کی برکت سے خالی ہوتا ہے عند الشریعت کسی شمار میں نہیں۔

اسی حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ ہر اچھے کام کی ابتداء محمدی تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے کرنی چاہیے ورنہ وہ کام برکت سے خالی اور بے کار ہوگا۔ چونکہ اذان بھی ایک امرِ الٰہی اچھا کام ہے اس کی ابتداء بھی محمدی تعالیٰ اور درود شریف سے کرنی چاہیے۔ فرمانِ نبوی میں بھی اس قسم کی کوئی قید نہیں کہ سزا پڑے یا جہزہ جس طرح بھی پڑھے گا عطا تبرک حاصل ہوگا۔

ہم یعنی تجویزین یہ نہیں کہتے کہ حمد و صلوٰۃ بلند آواز سے ہی پڑھے بلکہ اگر آہستہ بھی پڑھے گا مقصد حاصل ہے لہذا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اذان سے قبل بلند آواز سے حمد و صلوٰۃ پڑھنا اگر نفع ثابت نہیں یہ مانعین کو قید نہیں کیونکہ ہر دو طریقے درست ہیں کہ سزا پڑھے یا جہزہ۔

مانعین کو لازم ہے کہ اول شریعہ کے تحت ثابت کریں کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا منع ہے۔ مانع صاحب نصِ قرآنی اور ہماری پیش کردہ حدیث شریف کا جواب یوں دیتے ہیں۔

اعراض نمبر ۲ یہ آیت کوئی نئی نازل نہیں ہوئی، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضورنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین تبع تابعین رضی اللہ عنہم کی ابتداء ہے۔ ۸ صدیوں تک

سارے عالم اسلام کے بزرگانِ دین، اولیاء کرام، علماء و شامخ نیز بڑے بڑے فقیہین و مفتیین اور فقہاء اہل بیت کرامات کرتے رہے اس کی تفسیر لکھتے رہے اور اس کی بنیاد پر درود شریف کے فضائل بیان کرتے رہے

لیکن ان میں سے کسی سے یہ منقول نہیں کر انہوں نے اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھا ہو یا اس کا حکم دیا ہو۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ اس آیت کا یہ تقاضا قطعاً نہیں ہے کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے۔

جس حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا چاہئے اس کے متعلق علامہ منادی شارح جامع صغیر کہتے ہیں۔

قَالَ الرَّهَادِيُّ غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ فِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جَدًّا لَا يُعْتَبَرُ بِرِوَايَتِهِ وَلَا يَزِيدُ بِهِ مِنْ ثُمَّ قَالَ
الْشَّيْخُ السُّبْكِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ ثَابِتٌ وَقَالَ الْقُطَيْبِيُّ فِي إِنْشَادِ ۲ ضَعْفًا
مُجَاهِدٌ وَقَالَ فِي التَّبَيَّنِ كَأُصْلِحَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ التَّارُطِيُّ مَتْرُوكٌ
يَضَعُ الْحَدِيثَ وَقَالَ الْعَلَيْلِيُّ شَيْخٌ ضَعِيفٌ وَالتَّارُطِيُّ عَنْكَ هُنَيْسٌ
الزَّاهِدُ الْأَصْفَهَانِيُّ مَجْبُولٌ وَرَحَاءُ ابْنِ الْمَدِينَةِ وَابْنُ مَسْدَدٍ وَغَيْرُهُمْ
يَأْسَانِيذٌ كُلُّهَا مَشْهُورَةٌ بِالضَّعْفِ وَالْعَجَابِ هَيْلٍ

لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے دشنامیں کی احادیث قبول راویوں کی روایتیں موضوع اور من مشیہ
بیان کرنا نازیب حرکت ہے۔

الجواب میں کہتا ہوں کہ مانعین کا یہ کہنا کہ اکابرین السابقیین میں سے کسی نے بھی اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا ہے۔ اور نہ ہی پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ بیانی برہمالت ہے کیوں کہ کسی کام کے کار خیر ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ ازمنہ سابقہ میں منقول ہو بلکہ کار خیر کا خیر ہی ہے خواہ اس پر کوئی بھی عمل نہ کرے کار بد بد ہی ہے خواہ سلا جہاں اس پر عامل ہو صرف اتنا کافی ہے کہ اس کام کی اچھائی پر یا تو قرآن شام ہو یا حدیث شام ہو اس کے علاوہ علماء ماطین بھی اگر کسی کام کو اچھا جان کر عمل کا راستہ کھول دیں تب بھی درست ہے جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ جس کام کو فرما نہ ہو لوگ اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

قرآنی آیت مبارک تو یہ کہتی ہے کہ کسی وقت کسی طرح بھی خواہ ترا خواہ جہراً صلوٰۃ و سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ جمیع اوقات میں بالخصوص اوقات میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا ایک امر مستحب ہے۔ فرض یا

واجب نہیں۔ اور یہ امر مستحب، مستحبِ قطعی ہے یعنی نفسِ قرآنی سے ثابت ہے۔

امرتحِب کا منکر کا فائدہ ہے

اس مستحب کا انکار کرنے والے کا وہی حکم ہے جو دینِ بند کے صدرِ مدرس اور شاہِ کشمیری نے مسواک کے استحباب کے منکر پر لگایا ہے۔

اور شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

”مسواک کرنا مستحب ہے مگر اس کے مستحب ہونے پر ایمان فرض ہے، جو شخص مسواک کے مستحب ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔“

عبد اللہ بن باز مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ

عبد اللہ بن باز مفتی اعظم سعودی عرب مفتی اعظم نے بھی اپنے فتویٰ میں لکھا ہے کہ

”درود شریف جمع اوقات میں مستحب ہے؛ (یہ فتویٰ راقم کے پاس موجود ہے)“

اہل سنت کی بلند پایہ کتاب شفا شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے، اس کے علاوہ مستحب۔ اسلامی طریقوں میں سے ایک طریقہ اور اہل اسلام کا شعار ہے

اسنادِ حدیث پر علامہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج کا حاصل

علامہ متاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری پیش کردہ حدیث پر جو جرح نقل فرمائی ہے، اس جرح کا کوئی سیاق ایسا نہیں جس سے حدیث شریف کو موضوعِ قرار دیا جاسکے، زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ حدیث ضعیف

— در مذاق فخری فصائل احوال یہ مجرب —

اہل علم کا عمل حدیث کی صحت پر دلیل ہوتا ہے

مُتَابِعِ اَعَادِ سَهْمِی سَلَوں ۔ ہں یوٹاں فرماتے ہیں ۔

۱۔ اگرچہ یہ کتابیں بہت پرانی ہیں مگر ان کی تصانیف میں جو حدیث کی سندیں مذکور ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان حدیثوں کی سندیں صحیح ہیں۔

وہ ملے نہ ہادی تا میں سے اس سے پی ترح بنام فیض القدر کو محمد و صدق سے
شروع کیا ہے

ماہنامہ شریں مکتبہ شریں، لاہور، پاکستان۔ ان پریسیڈنٹ اور نائبین کی ابتداء محمد
سلطان سے ہوئی ہے۔

مؤلفین کتب موضوعات کا عمل

ترجمین کتب موضوعات شد۔

○۔ لکن قمر نے "لنار المیہ فی الصبح" صحیفہ

۷۔ نعلی قاری مئی نے اپنی کتاب مصر میں دعوت اسلام دوسری

○ — علی مرتضیٰ ہریشی نے یہ تذکرۃ الموضوعات

(۱) — حافظ سید علی رضی اللہ عنہ نے ”تقیات“ پر

مفسدین علی شکر کافی نے سفرِ بحرِ کرم، کونسلِ امداد و - - - - - ہے۔ لہذا اہل علم کے محل کی بناء پر حدیث شریف استنادی شفعیت سے مل - - - - - ہذا صفت و تہذیب کی اس پر اور بھی کس سے کر

۱۲۷ - تعقیباً سب عزری حسد -

موضوعات پر بھی لکھی گئی کسی کتاب میں بھی اس حدیث شریف کو موضوع من گھڑت نہیں کہا گیا۔

اعتراف نمبر ۳ مانع یہ بھی کہتا ہے کہ اَلَا مَرَّةً لَا يَقْتَضِي التَّكْرَارَ اَلَا لَا يَقْتَضِي

یہ ہی وجہ ہے کہ نماز روزے کا تکرار ان کے اسباب کی طرف منسوب کیا گیا ہے لہذا اُصول فقہ کے اس قاصدے کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ صلاۃ و سلام کا تکرار نفس قطعی قرآنی سے ثابت کریں۔ جب تک آپ امر کا مقتضی تکرار ہوتا ثابت نہیں کر دیتے اس وقت تک آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ ہر روز کی پنجگانہ اذان سے قبل بندہ آواز سے صلاۃ و سلام پڑھنے کے لیے اس آیت کو پیش کریں۔

جواب میں کہتا ہوں کہ مانع صاحب دائرۃ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلامیہ ایک مرتبہ ہی پڑھ

لینا تَوْفِيقًا مِّنْ رَّبِّهِ وَرِسَالَةً مِّنْ رَّبِّهِ اِنَّ تَكْرَارَ التَّقْضِي مَبْغُضٌ لِّمَنْ يُّنْهَى عَنْهُ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اَللَّهَ وَرَسُولَهُ فَاسْمَعُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ اور آپ کے نزدیک امر تکرار کا مقتضی بھی نہیں لہذا کسی مسلمان کو زندگی بھر میں دوسری تہ طہ طہ طہ پڑھنے کا بھی حق حاصل نہیں ہو تم خوب مددگے وہی ہمارا جواب ہو گا۔

اعتراف نمبر ۴ مانع کہتا ہے کہ روایت کے موضوع ہونے کی عداوت میں سے ایک علامت علماء و

فقیہین نے یہ لکھی ہے:

اَوْ يَخْتَلُونَ خَيْرًا عَنِ امْرِئٍ سَمِعَ قَوْلَ الْاِمَامِ عَلَى تَقْدِيمِ بِمَعْصُومٍ اَلْبَجْعُ
فَنَدَّ لَا يَنْقُضُهُ يَنْقُضُهُ اِلَّا دَلِيلًا۔

یعنی کوئی ایسی اہم اور عام بات روایت کی جائے جس کی عمریت سے مامٹ چاہیے تھا کہ اس کے نقل کرنے والے کثیر التعداد ہوں لیکن ایسی حالت میں صرف ایک شخص روایت کتابت کر دیا ہو تو یہ دلیل ہے کہ وہ روایت موضوع من گھڑت ہے۔

جواب پہلی بات تو یہ ہے کہ مانع نے عربی متن کا ترجمہ جمع نہیں کیا۔ عربی عبارت کچھ کہہ رہی ہے، اور

مانع کچھ کہہ رہا ہے یہ تصبیح وقت سے بچے کے پیش نظر ترجمہ کی تصحیح کی کوئی ضرورت نہیں اہل بصیرت خود ہی فیصلہ کر لیں گے مانع صاحب سے دریافت طلب تو یہ بات ہے کہ جس کتاب سے مذکورہ علامت نقل ہوئے وہ کس صاحب کی کتاب ہے؟ میں اس پر وہی حافظہ حدیث مجددہ الذین سبوا علی رضی اللہ عنہم کی

سنة ترجمہ اور تکرار کا تعلق نہیں کرتا اور اس کا تعلق رکت ہے۔ سنیہ ۱۰۰ حدیث الروی ص ۱۰۰۔

وہی کہ مانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دریافت کیا کہ کیا میری امت کے لئے کوئی ایسی بات ہے جو ان کو میری امت سے ممتاز کرے؟ فرمایا کہ ہاں، وہ بات ہے کہ تم میری امت کو میری امت سے ممتاز کرو۔

اختصاصیہ دلائل کی آیات ہیں۔ مثلاً سورہ بقرہ میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا رَسُولَ اللَّهِ وَاتَّبِعُوا أَمْرًا كَثِيرًا﴾ اور سورہ آل عمران میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَرْوَاقَ الْأَمْرِ﴾۔

جواب میں کہتا ہوں کہ زمانہ میں سے زمانہ میں اور جگہ سے جگہ جگہ کی باتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً سورہ بقرہ میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا رَسُولَ اللَّهِ وَاتَّبِعُوا أَمْرًا كَثِيرًا﴾ اور سورہ آل عمران میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَرْوَاقَ الْأَمْرِ﴾۔

- ① — آدَمُ فِي سَمَاءِ الدِّيَارِ
- ② — أَفَلَا الْوَيْثُنَ ثَلَاثَةً
- ③ — كَذَّبَ كَمَا يَكْذِبُ
- ④ — أَلَا الْكُرْآنُ أَلَا سُبْحٌ
- ⑤ — أَصْرًا لِلنَّسَاءِ فِي الْغَيْبِ
- ⑥ — أَسْمُوهُنَّ مِنْ هَذَا الشَّجَرَةِ يَعْنِي أَمْرَهُنَّ
- ⑦ — تُتْرَكْنَ كَمَا دُرِيَتْ السَّنَدَةُ تَتَخَرَّ

- (۱) اَبِیْ اَسَدٍ اَنْ یَّرْزُقَ عِبْدَةَ الْمُؤْمِنِ۔
- (۲) اِیْتَعُوا التَّرْفُعَ عِنْدَاسِهِ
- (۳) اِیْتَعُوا الْحَقَّ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوهِ۔
- (۴) اَبْدَالُ الْمَوَدَّةِ لِمَنْ وَلَدَكَ۔

گیارہویں شریف کے نام کے گیارہ حوالے قرآن نے نقل کر دیئے ہیں اور جو چاہے وہ مزید تلاش کرے
احراض نمبر | مان نے یہ بھی کہا ہے کہ پیش کردہ حدیث (کل اصبر ذی باری) کی رو سے
 تو یہ لازم آتا ہے کہ نماز خواہ فرض ہو یا سنت، واجب ہو یا نقل اس کی نیت ہر شخص
 سے پہلے صلاۃ وسلام پڑھا جائے۔ نیز جماعت کرنے سے پہلے سارے نمازی پہلے صلاۃ وسلام پڑھیں پھر
 نماز شروع کریں۔ اسی طرح کھانا کھانے پانی پینے جانور ذبح کرنے غرض ہر کام سے پہلے صلاۃ وسلام پڑھنا
 مستحب ہے۔

جواب | میں کہتا ہوں کہ اگر ایسا کہی جائے تو اس میں کوئی حرج ہے نفیست ہی نفیست ہے۔
 شاہ ربیع النبی حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نفیست و اتمام صلاۃ سبب امانت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل کل احوال و جمیع اوقات سنت
ترجمہ سنید امانت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی نفیست تمام احوال اور تمام اوقات
 کو شامل ہے۔

یہ ہی حضرت مدنیہ فرماتے ہیں۔
 ملک نیست از صلاۃ نبوی در جمیع مواضع خیر و محال برکت مستحسن و مستحب است
ترجمہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صلاۃ نبوی تمام خیر و برکت کے مقامات میں مستحب و
 مستحسن ہے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی فرماتے ہیں

لیکن یہ بقول تمہارے حدیث سے ثابت ہے کہ قرآن مجید سے بھرتی کثرتیں اگر تسلیم کر لیا جائے کہ کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا احادیث سے ہی ثابت ہے مگر ہمارے پھر حاصل ہے کہ چونکہ دوسرا دوسرا شریعت میں سے کسی بھی ایک دلیل کے تحت اگر مستند ثابت ہو جائے اس کے سامنے میں ایمان داروں کو بالکل کوئی باک نہیں۔ کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا یا کسی اندھیرے پڑھنے کے، سبب کہ تو تسلیم کرتا ہے وہ ذالان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے منع کیوں کرے گا، اگر کرے تو یہ اس بات کا ذہن بڑھتا ہے کہ منع کرنے والا مجبوراً اللہ سے اور کثرت کی حقیقت سے انحراف نہیں۔ یہی کثرت کی حقیقت کا حقدور۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کثرت سے پڑھنے کی حقیقت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ وَنَسُوا الْكُفْرَ

ترجمہ: اے ایمان والو! کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو

پھر کثرت کی وسعت کو یاد رکھو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ بِمَا دُمْنُوهُ دَعْفًا جُتُوْبِكُمْ

میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو

قرآن مجید سے اللہ کا ذکر اور صابکوں کی ذکر زیادہ کرتے ہیں جب مخالف نے کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا یا کثرت کا لغو ہر وقت کو شامل ہے اور دن سے قبل ہر وقت سے اور اللہ تعالیٰ سے پھر صبح سے کسی کوئی وجہ ہے

مخالف کی اس بات کا جواب کہ کثرت صلوٰۃ و سلام

آیت مستدلہ کا اقتضاء نہیں

یہی مخالف کا نہیں بلکہ یہی کہ کثرت صلوٰۃ و سلام کا لغو ہر وقت کو شامل ہے اور دن سے قبل

ترجمہ

سورۃ النساء آیت ۱۰۴

سورۃ الاحزاب آیت ۴۱

ہماری سستہ ترتیب مبارک کے متعلق فقہاء و مفسرین کا مسکب ملاحظہ ہو

علامہ سلیمانی محمل رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں

هَذِهِ الْآيَةُ دَلِيلٌ عَلَى وَجُوبِ الصَّوْمِ وَتَسْلُطِ غَيْهِ مُطْلَقٌ مِنْ غَيْرِ تَقَرُّصٍ

تَوْخُوفِ التَّكْرَارِ وَعَلَيْهِ يَنْبَغُ ذَالِكُ كُنْتُمْ جَعَلِي ذِكْرُكَ

یعنی اس آیت میں وجوب مطلق ہے جو تکرار کو بھی شامل ہے کیلئے کہ کیا ہے کہ جب بھی غفلت

مسل اندیشیہ و اولیٰ دلم کا ذکر ہو درود شریف پڑھنا واجب ہے

صاحب دارک شریف فرماتے ہیں

هِيَ وَاجِبَةٌ مَرَّةً عِنْدَ انْقِضَاءِهَا فَكُلَّمَا ذَكَرْتُ اسْمَهُ عِنْدَ انْخِرَافِ

ذَلِكَ الْاَخْبَارُ دَعَيْتُهُ لِحَقِّهِ

ترجمہ :- ہاں میں نے اس کے نزدیک مسنونہ و لازم کی میں ایک مرتبہ پڑھا واجب ہے۔ اور

اگر کوئی نے نزدیک جب بھی آپ کا نام مبارک ذکر کیا ہے اس وقت اس وقت واجب ہے اسی میں

امتیاط ہے اور یہی جمہور کا مسلک ہے۔

صاحب کشف کہتے ہیں وَالَّذِي يَقْعِمُهُ الْاَخْبَارُ الصَّوْمُ غَيْهِ عِنْدَكِلِ

مَا ذَكَرْتُ

یعنی مسنونہ و لازم کے سن میں امتیاط کا تقاضا ہے یہ ہے کہ جب بھی آپ کا ذکر ہو مسنونہ و لازم

پڑھا جائے

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بیان علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بیان علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بیان

تفسیر مظہری میں ہے

سہ - نفس شریفین جلد ۳ صفحہ ۲۵۳

سہ - کشف جلد ۳ صفحہ ۲۵۳

سہ - دارک شریف جلد ۳ صفحہ ۲۵۳

سہ - تفسیر مظہری جلد ۳ صفحہ ۲۵۳

آيَةُ تَدُلُّ عَلَى وَجوبِ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ فِي الْجُمُعَةِ

علامہ شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں | فتویٰ برائن است کہ نام تحفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در مجلس ہر چند

تکرار ہر ایک نوبت درود شریف واجب است۔

یعنی فتویٰ اس تکمیل پر ہے کہ تحفہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اگرچہ مجلس میں بار بار مذکور ہو ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے یعنی عمر میں نہیں بلکہ ہر مجلس میں۔

اصول فقہ کے ماہر علامہ احمد جیون رحمہ اللہ فرماتے ہیں

عِنْدَ الْفَقْهِ لَيْسَ الْأَوَّلَى دَيَجِبُ فِي التَّيْسَةِ وَاجَابَ عَنْهُ صَاحِبُ

الْهَدَايَةِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى السَّبِيحِ حَارِجَةٌ مِنَ الصَّلَاةِ وَاجِبَةٌ إِذَا مَرَّتْ

أَوْ خَلَّتْ مَادَّةً

ترجمہ :- ماہر شافعی برائن است کہ اولیٰ میں درود شریف مست ہے۔ اور نہ اس

قد میں واجب ہے۔ یہ صرف اس کا یہ جواب دیا ہے کہ نماز کے بار میں صلی اللہ علیہ وسلم

درود شریف واجب ہے۔ یہ مرتبہ واجب یعنی آپ کا ذکر و نماز میں واجب ہونے کا سوا ہی نہیں۔

مردم پر با تحقیق ہے کہ تمام سببی و سببی اللہ علیہ وسلم کا ذکر درود شریف مطلق واجب ہے اور مطلق

واجب تکرار مقتضی بھی ہے۔ وہی ہے کہ تہنور کا مسک کر دیا گیا ہے اور بارے میں تفرقت و کثرت

سرو کو شامل ہے لہذا اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے منع کرنا کثرت صلوٰۃ و سلام کے سبب کا

انکار ہے۔

نوٹ :- نفس قرآنی اور احادیث میں اس بات کی کوئی پابندی نہیں کہ صلوٰۃ و سلام ستر پڑھا جائے

یا جہز۔ مذاہم و طریقے درست ہیں۔ کسی فرد کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔

تقسیم وقت اور بن کر مصلیٰ اللہ میرے ہر سلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی تکلیف اگرچہ دیر ہدیٰ وہ

غیر متقدم ہر دو طائفہ کوئے لیکن ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف غرض کرنے والا ایک غیر متقدم

فرض عظیم ہاشمی عیدہ وغیرہ کے جس کا بیان مکرر ہے اور صرف لفظ بدعت ہے یا کذب بیانی متعلق ہے۔ مد

ان کی کذب بیانی کا اختلاف بھی ضروری ہے۔

تیسرے حسب کاذب و اعتراض نمبر ۱۰

مختار ہے شیخ مصوفیہ امام عبدالباق اشعرائی لکھتے ہیں کہ ہمارے

مذہب کے وکیل ابھل مؤذن جس طرح سلام پڑھتے ہیں یہ طریقہ

نہ انہیں متی اللہ میرے ہر سلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی تکلیف ہے اور نہ ہی حضرت صاحب نے رشیدی کے زمانے میں بلکہ اس کی

پہلے میں رافضیوں کے دور حکومت میں ہوئی۔

جواب شیخ مصوفیہ قطب اشعرائی رضی اللہ عنہ کی اصل کتاب میں

قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

فِي يَوْمٍ مِنْ يَوْمِي أَنَّهُ قَالَ لَا تَعْلَمُوا الرَّاشِدِينَ قَالُوا

كُلُّهُمْ فِي يَوْمٍ مِنَ يَوْمِي يَمُوتُ سَوَاءٌ أَمَّا هَلْ الْعَيْنُ وَذُرِّيَّتُهُ يَفْقَدُ

الْإِذْنَ إِلَى أَنْ تَوَفَّى الْحَاكِمُ بِأَمْرٍ مِنْهُ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهَا عَلَى

ذُرِّيَّتِهَا مِنْ النَّبِيِّ فَقَالَ تَوَفَّى الْعَمَلُ مَا فِيهِ مِنْ مَسْلُوحٍ أَمْ يَنْبَغُ

الْيَوْمَ فَأَبْطَلَ هَذَا الْبَدْعَ وَأَمَرَ بِمَنْ يَصِلُ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّ الْبَدْعِ وَأَمْرًا لَا يَنْبَغُ

وَأَقْرَأُ فَعَبَّرَ اللَّهُ حَيًّا بِهٖ

ترجمہ ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ میرے ہر سلم

کی تمام حیات میں سنا اور نہ ہی خلفاء راشدین کے وقت میں تھا جس وقت میں رافضیوں کی حکومت

تھی تو رافضی مؤذنون نے رافضی خلیفہ لوہوں کے ذریعہ حکم کیا شروع کیا جب رافضی حاکم گیا تو اس

کی ذہن والی مصر ہوتی تو ان مؤذنون نے اس رافضی کو اس کے ذریعوں پر سلام پڑھنا شروع کر

دیا۔ جب بادشاہ عادل سلاج الدین ابن ایوب حاکم مصر بنے انہوں نے اس بدعت کو ختم کر دیا۔ اور مؤذنین کو حکم دیا کہ وہ اس بدعت مذکورہ کے بدلے نئی سنتی اللہ علیہ وسلم پر مسلوۃ و سلام پڑھائیں۔ تمام شہروں و دیہاتوں میں یہی حکم جاری فرمایا پس اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جزا دے۔

حکیم ہاشمی صاحب کی نقل کردہ عبارت اور اصل عبارت میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ حکیم صاحب نے کس قدر جس سے کام لیا ہے شیخ قطب شرنانی رضی اللہ عنہ کا عدل بادشاہ صلاح الدین ایوبی کے حق میں یہ فرمان کہ **جَزَا لَہُ خَیْرًا مِّنْ صَافِ ظَہِرِہِ**۔ یہ فعل مذکور نہیں جہد محمود ہے۔

اگرچہ کشف اللہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد کسی اور عبارت کا جواب دینے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن ماضی کی مذہب بیانیوں کا سبب و سبب ضروری سمجھتے ہوئے دیگر علماء کی عبارتوں کی وضاحت بھی ہدیہ ناظرین ہے۔

حکیم صاحب کا کذب و تراش لہر حکیم ہاشمی صاحب لکھتے ہیں۔ امام ابن جرانی اشعری اپنے فتاویٰ کبریٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ و غیر ہم سے یہ فتویٰ صلب کیا گیا

کہ اذان کے بعد جس کیفیت سے اچھو بھارت ملے تو مل سورۃ و سلام پڑھتے ہیں کیا یہ درست ہے تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ اصل و مذکورہ یہ نہ تھا تو کشف ہے کیسے کیفیت بدعت سے ملے

جواب حکیم ہاشمی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے یہ امام ابن جرانی رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی چوڑی عبارت سے آخری ایک سطر کا ترجمہ ہے اس سے قبل ابن جرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لَعَنَ رَجُلٌ شَيْئًا مِمَّا أَتَىٰ مِنَ الْمَسْلُوقِ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
الْأَذَانِ۔ وَلَمْ تَرَ أَيْضًا فِي كَلَامِ رَجُلَيْنِ تَقَرَّرَ أَنَّ ذَلِكَ۔

یعنی میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھتا جو کہ اذان سے قبل نئی سنتی اللہ علیہ وسلم پر مسلوۃ پڑھنے سے تھوڑی سی ہو (یعنی منع کرتی ہو) اور نہ ہی ہم اپنے آئینہ کار میں اس کے معارض کچھ دیکھتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں قَدْ أَهْدَتْ الشُّوْبُؤْنَ الصُّوْرَةَ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِبَ الْأَذَانِ يَنْفَرُ بَعْضُ الْخَمِيسِ لَا تَصْبَحُ

وَالْجُمُعَةَ فَإِنَّهُمْ يَقْدِمُونَ ذَلِكَ فِيهِمَا عَلَى الْإِذَا زَيْنِ وَلَا الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَ عَلَيْهِ يَحْيَى وَفَتْهَا وَكَانَ ابْنُ أَحَدُوثِ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ سُلْطَانِ النَّاصِرِ صَلَاحِ الدِّينِ بْنِ أَيُّوبَ دِيَا مَرْيَمَ فِي مَضَرٍ وَأَعْمَالِهَا وَسَبَبُ ذَلِكَ أَنَّ الْعَاكِمَ الْمَعْدُودَ لِمَا قَتَلَ أَسْرَتِ أُخْتِ الْمَعْدُونِ أَنْ يَقْتُولُوا فِي حَقِّهِ وَلِذَا السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ الطَّاهِرِ ثُمَّ اسْتَمَرَ السَّلَامَ عَلَى الْخُلَفَاءِ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ أَبْطَلَهُ صَلَاحُ الدِّينِ الْمَذْكُورَ وَجَعَلَ بِدَلَهُ الْعَمَلَةَ وَالسَّلَامَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفِمْ مَا فَعَلَ فَجَزَّاهُ اللَّهُ خَيْرًا لَهُ

ترجمہ :- فرض نمازوں کے لیے اذان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام مؤذنوں نے جاری کیا ہے۔ نماز فجر اور نماز جمعہ کی اذان سے قبل پڑھتے ہیں۔ نماز مغرب میں غالباً اس لیے نہیں پڑھتے کہ اس کا وقت کم ہوتا ہے۔ اس کی ابتداء سلطان صلاح الدین بن ایوب کے دور میں اس کے حکم سے مصر اور مصر کے دوسرے علاقوں میں ہوئی تھی۔ اس کی ابتداء کا سبب یہ ہے کہ مصر کا قندول حاکم جب مرا تو اس کی بہن نے مؤذنوں کو حکم دیا کہ میرے بیٹے پر یوں سلام پڑھا کرو "السلام علی الامام الطاہر" پھر یہ کام اس کے دیگر خلفاء کے وقت بھی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ سلطان مذکور نے اسے ختم کر دیا اور اس کی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام مقرر فرمایا۔ پس کیا ہی اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہتر جزا دے۔

ابن حجر کی رمی اللہ عنہ نے جو فرمایا ہے کہ الاصل سنة و الکيفية ريدعة۔ اس کا مفہوم بھی مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہو گیا کہ یہ زیادہ بجا و افضل نحو ہے نہ کہ مذموم۔

اس کے بعد حکیم ہاشمی صاحب نے مجالس ابراہار اور اللہ غل **حکیم صفا کا اترض نمبر اور اس کی حقیقت** ابن الحاج مکی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل کی ہے اگرچہ

مجالس ابراہار ایک ایسی کتاب ہے جس کے متعلق کوئی علم نہیں کہ اس کا نزول کون ہے۔ البتہ بعض مقامات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نامعلوم شخص ان تفسیر کا ہم خیال ہے۔ بہر حال مدخل ابن حاج اور مجالس ابراہار میں صلوٰۃ و سلام کی پوری بحث پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بات ہے جو دونوں کتابوں میں

مشترک ہے یا یوں سمجھ کر خولت مجالس ابراہ نے ابن الحاج ماکلی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اپنے الفاظ میں ادا کی ہے۔

ابن الحاج ماکلی فرماتے ہیں | فَالْعَلَاءُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَّكِدَةٌ فِي جَمِيعِ الْعَالَاتِ لَكِنَّ اتِّخَاذَهَا
عَادَةً مِنَ الْمُؤَدِّينَ عَلَى الْمَنَارِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مَشْرُوعًا
یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا تمام حالات میں متاکد ہے لیکن مؤذنون کا طلوع فجر کے
وقت منار پر پڑھنے کو عادت بنانا مشروع نہیں۔

مجالس ابراہ میں ہے | فَإِنَّ الْعَلَاءَ وَالسَّلَامَ إِنْ كَانَ مَشْرُوعًا بِنَصِّ الْقُرْآنِ
وَالسُّنَّةِ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ الْعِبَادَاتِ فَاجْتِهَادًا كُنْ
اتِّخَاذُهَا عَادَةً فِي الْأَذَانِ عَلَى الْمَنَارِ لَا لَمْ يَكُنْ مَشْرُوعًا..... وليس لاحد ان
يضع العبادات إلا في مواضعها التي وضعها الشرع

یعنی اگرچہ صلوٰۃ و سلام نفس کتاب اور سنت سے مشروع ہے اور بڑی اور بہتر عبادات سے ہے لیکن اذان
میں منار پر پڑھنے کو عادت بنانا مشروع نہیں اور کسی کریم حق نہیں کہ عبادات کو کسی ایسے موقع و محل میں مختصر
کرے جہاں شریعت نے مقرر نہیں کیا۔

جواب | ابن الحاج ماکلی کی عبارت سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا جمیع حالات میں متاکد ہے
اور قبل ازاں ان بھی حالتوں میں ہے۔ لہذا یہاں بھی صلوٰۃ و سلام پڑھنا متاکد مطلقاً باقی رہا ابن الحاج
رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ عادت بنانا مشروع نہیں میں کہتا ہوں ایسا کرنا بھی مشروع ہے۔ بخاری شریف میں
سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ دَانُ قَلٍّ.

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جانے اگرچہ تنہا ہی کیوں نہ ہو۔
حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ مداومت ہمیشگی کو کہنے میں اور ایک کام کو ہمیشہ کرنا ہی عادت

میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ صحیح اور عادت دونوں ایک ہی بات ہے۔

صاحب مجالس الابراہیم نے جو کہا ہے کہ عبادت کا وہی عمل ہونا چاہیے جو شریعت نے مقرر کیا ہے یہ مخالفت کی گواہی کی دلیل ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ و سلام ایک ایسی عبادت ہے جس کے لیے شریعت نے کوئی عمل وضع نہیں کیا۔ بلکہ بیس اقوال اور آئین میں منتخب ہے۔ جیسا کہ ہم صدر کتاب میں ثابت کر چکے ہیں۔

تنبیہ! قبل از اذان صلوٰۃ و سلام کا اجر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر نہیں بلکہ میں اطاعت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً أَجَرَهَا دَاجِرٌ مِّنْ عَمَلٍ بِهَا
مِنْ بَعْدِهِ۔

یعنی جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اسے جاری کا اجر بھی ملے گا۔ اور اس کے بعد اس اچھے طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا۔

سلطان عادل صلاح الدین ایوبی کی قسمت کابل و شکابہ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی عظیم نشان فعل جاری کرنے کی اسے توفیق بخشی ایکس تو اس سنت سننے کے جاری کرنے کا اجر ملے گا اور قیامت تک جو بھی اس اچھے طریقہ پر عمل کرے گا۔ اس کے برابر سلطان مذکور کو بھی اجر ملے گا۔ ذلک فضل من اللہ تعالیٰ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَيِّبِ تَقْوَىٰ وَدَوَّائِيهَا وَعَاقِبَةِ الْأُمَدَانِ
وَشَعَائِهَا وَتَوَارِثِ الْأَنْبِيَاءِ وَصِيَّائِهَا آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا۔

۱۔ حکوۃ شریعت ص ۳۳۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیرا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شیعہ سرور ہاں ہوا
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جُلوں
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
جس کے تنوں کا دھوون ہے آبِ حیات
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
ذکر سب پیچھے جب تک نہ نہ کو رہو
جس کی دو بوند میں کوثر و سبیل
جیسے سب کا خدا ایک ہے دیے ہی
قرنوں پہلی رسولوں کی ہوتی رہی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
کی خبر کہتے ہمارے کھلے چھپ گئے
ملک کو زمین میں انبیاءِ سماجدار
لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
سادے اچھٹوں میں اچھا سمجھئے جسے
انبیاء سے کروں عرض کیوں ہاگو
جس نے نعرے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
سب چمک والے انبیا میں چمکا کیے
جس نے مژدہ دلوں کو دی عسیر ابد

سب سے بالا والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دو فوں عالم کا دو لہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نورِ قول کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
شیعہ وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ جہاں سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نمکیں سخن والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان کا ان کا تہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہا جباروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہر مکان کا اُجالا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیا نبی ہے تہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نورِ وحدت کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
انہی شیعہ میں چمکا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ جہاں سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عسیر دلوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم